مولانا محمد یٰسین مدظلہ
نائب مہتمم جامعہ قاسم العلوم ملتان

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا جذبہ ایمانی

جنرل محمد ایوب خان اقتدار کے سنگھاسن پر نئے نئے قابض و براجمان ہوئے تھے۔ان کے مارشل لاء کا بڑا رعب و دبدبہ تھا۔میں ان دنوں مدرسہ قاسم العلوم ملتان کا ایک طالب علم تھا۔میری خوش نصیبی اور خوش بختی کہ تحریک آزادی کے عظیم سپہ سالار، رئیس الاحرار، امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا گھر مدرسہ قاسم العلوم کے بالکل قریب تھا۔تعلیم سے فراغت کے بعد میرا زیادہ وقت حضرت امیر شریعتؒ کی مجلس علم و عرفان میں گزرتا۔میں ان کی رفاقت پر جتنا بھی فخر کروں کم ہے۔مجھ جیسے ایک طالب علم کو ان کی بے پناہ شفقت و مہربانی میسر آ گئی تھی۔

ایک روز حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ سلیمی دواخانہ تک جانے کے لیے گھر سے چلے تو میں بھی اُن کے ساتھ تھا۔راستے میں چلتے چلتے میں نے ملکی سیاسی صورتِ حال کے حوالے سے بعض حکومتی اقدامات کی تعریف شروع کر دی۔مجھے اب تک یاد ہے کہ حضرت امیر شریعت اپنی لاٹھی پر دونوں ہاتھ رکھ کر وہیں رک گئے اور مجھ سے مخاطب ہو کر فرمانے لگے:

''مولوی یٰسین! تمہیں تو معلوم ہے کہ حدیث شریف میں نبی کریم ﷺ نے ایمان کے تین درجے ارشاد فرمائے ہیں:

(۱) منکرات کو ہاتھ کی طاقت سے روکو، اس پر اختیار نہ ہو تو......

(۲) زبان سے روکو، اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو......

(۳) دل میں برا سمجھو اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔

پہلے درجے پر عمل کی نوبت تو آئی نہیں۔لیکن اللہ کی توفیق سے میں نے دوسرے درجے پر پوری قوت سے عمل کیا، جس بات کو حق سمجھا اس کی حمایت میں اور جسے غلط سمجھا اسکی مخالفت میں اپنی زبان کو خوب استعمال کیا۔اس کی پاداش میں شدائد کی کبھی پروا نہیں کی، مصائب پر صبر کیا اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگی۔

اب صحت جواب دے گئی ہے اور زبان ساتھ نہیں دیتی۔تم میرے سامنے حکمرانوں کی تعریفیں کر کے مجھے ایمان کے تیسرے درجے سے بھی محروم کرنا چاہتے ہو۔تم نے مارشل لاء دیکھا نہیں، یہ دنیا کا بدترین نظام ہے۔

یاد رکھو! جس دن ہمارے دلوں میں حکمرانوں کے لئے نرم گوشہ پیدا ہو گیا اور حکمران ہم سے مطمئن ہو گئے، وہ ہمارے ایمان کی جاں کنی کا آخری دن ہوگا۔'' حکمرانوں کا ہمارے درپے رہنا ہی ہمارے ایمان کی علامت ہے۔